**OPEN ACCESS**
***RUSHD***
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
**Published by:** *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

**ISSN (Print): 2411-9482**
**ISSN (Online): 2414-3138**
***Jan-June-2023***
***Vol:* 4, *Issue:* 1**
journalrushd@gmail.com**Email:**
**OJS:** https://rushdjournal.com/index

Dr. Hifsa Munawar[1]

Dr. Faizan Ahmed [2]

Dr. Saira Taiba [3]

# وسوسہ کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)

# Shariah Status of Whispers (In the Light of Quran and Sunnah)

## Abstract

Evil thoughts are natural because with every human being there is a devil who tries to mislead a person through whispers. Following the evil thoughts and doubts of the devil is called following of devil. Because the devil is determined to persuade a human being to sins as much as possible. And in order to accomplish this task, he creates doubts in the heart of man, which leads mankind to go astray. But at the same time, Allah Almighty has appointed an angel with him to protect him from misguidance, who instills good thoughts in his heart against sins. While there is a lot of harm in following the suspicion, when a person avoids these worries and guides himself on the

1 Assistant professor, The University of Faisalabad
2 Assistant Professor Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto, Govt.Degree Boys College Karachi
3 Assistant Professor Department of Islamic Studies, Bahauddin Zakaria University Multan

path of goodness, protecting himself from every evil, then Allah Almighty will give him a great reward. Sharia e Islam also taught Azkar to avoid these evil thoughts, by reciting which a person can protect himself from evil thoughts.

**Key Words:** Evil thoughts, devil, human being, doubts, Allah Almighty, Protect, misguidance, reward, Islam

انسان اور شیطان کی دشمنی کا آغاز اس وقت ہی ہو چکا تھا جب اللہ رب العزت نے شیطان کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تب وہ غرور و تکبر میں اللہ کے حکم کا انکار کر بیٹھا اور یہ عزم کیا کہ جس قدر ممکن ہو گا میں انسان اللہ کی راہ سے بھٹکاؤں گا۔ چنانچہ وہ اپنے عزم میں پکا نکلا اور حضرت آدم علیہ السلام کے دل میں وسوسے کے ذریعے بہکاوا ڈال دیا جس سے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا بھی پھسل گئے۔ اور اس کے بعد سے شیطان ہر انسان کے دل میں وسوسوں کے ذریعے شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے۔ انسان کو انہیں وسوسوں کے ذریعے نیکی کے راستے سے ہٹانے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور اسے گمراہی کی طرف لے جاتا ہے۔ چونکہ شیطان انسان کی تاک میں اس کے تمام راستوں پر بیٹھا ہوتا ہے کہ اسے جب موقع ملے تو وہ انسان کو بہکا دے اسی لیے اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کو شیطانی وسوسوں سے آگاہ فرما کر اس سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ تاکہ کوئی بھی شخص شیطان کے بہکاوے میں آ کر اپنا ایمان نہ ضائع کر بیٹھے یا اپنے اعمال حسنہ کو اعمال سئیہ میں نہ تبدیل کر بیٹھے۔

## وسوسہ کا معنی

" الْوَسْوَاسُ بِالْفَتْحِ مَرَضٌ يَحْدُثُ مِنْ غَلَبَةِ السَّوْدَاءِ يَخْتَلِطُ مَعَهُ الذِّهْنُ وَيُقَالُ لِمَا يَخْطُرُ بِالْقَلْبِ مِنْ شَرٍّ وَلِمَا لَا خَيْرَ فِيهِ وَسْوَاسٌ"[1]

"الوسواس فتح کے ساتھ ایک مرض ہے جو غلبہ سودا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ جو دماغ میں گھل

1 أبو العباس، أحمد بن محمد بن علي، المصباح المنير في غريب الشرح الكبير (بيروت: المكتبة العلمية، س ن)، 2: 658

Abu al-Abbas, Ahmad ibn Muhammad ibn Ali, al-Misbah al-Muneer fi Ghareeb al-Sharh al-Kabeer, (Beirut: Al-Maktabah al-Ilmiyyah, s.n), 2: 658.

جاتا ہے اور اس کا اطلاق دل میں جو برائی گزرے اس پر بھی ہوتا ہے۔ اور ان وسوسوں میں کوئی بھلائی نہیں۔"

وسوسہ کو عربی زبان میں خاطر کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں خیال، امر یا تدبیر جو دل میں گزرے اور کبھی اس کا اطلاق دل اور نفس پر بھی مجازاً کیا جاتا ہے۔[1]

ان دونوں معنی کی رو سے وسوسہ سے مراد وہ خیال، بات، امر یا تدبیر ہے جو انسان کے دل میں آجائے۔ کبھی تو اس کا اطلاق برائی کی بات پر ہوتا ہے اور کبھی کسی بھی عام بات پر ہوتا ہے۔

## وسوسہ کی اقسام

وسوسہ کی مختلف صورتیں اور نوعیتیں ہیں اور اسی اعتبار سے مختلف علمائے کرام نے اس کی مختلف اقسام بیان کی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ اضطراری وسوسہ

2۔ اختیاری وسوسہ[2]

## اضطراری وسوسہ

اضطراری وسوسہ یا ضروری وسوسہ سے مراد ہے کہ کسی گناہ کا یا ایمان و یقین کے منافی کسی بات یا خیال کا اچانک یا بے اختیار دل و دماغ میں آجانا۔[3]

یعنی وہ گناہ کا خیال یا ایمان کے منافی وہ خیال جو انسان کے دل میں غیر ارادی طور پر یا بے اختیار انسان کے دل و دماغ میں آجائے اسے اضطراری وسوسہ کہتے ہیں۔

---

1 عبدالحفيظ بلياوى (لاہور: مصباح الغات، المصباح، ، س ن، ماده و س ى)
Abdul Hafeez Balyawi, (Lahore: Masbah al-Ghat, al-Masbah,SN

2 تبريزي، محمد بن عبدالله، مشكوٰة المصابيح (اردو، مترجم: صادق خليل)، ( لاہور: مكتبة محمدية، س-ن)، ص: 64
Tabrizi, Muhammad ibn Abdullah, Mishkat al-Masabih, (Urdu translation: Sadiq Khalil), (Lahore: Maktaba Mohammadia), P: 64.

3 أيضاً
Ibid

## اختیاری وسوسہ

اختیاری وسوسہ سے مراد یہ ہے کہ اپنے ذہن یا دل میں کسی ایسی بات یا گناہ کا خیال پیدا کرنا جو ایمان اور یقین کے منافی ہو۔ اور یہ خیال ذہن میں مستقل خلجان کرتا رہے، یا ٹھہرا رہے۔ اور دل و دماغ میں اس کام کو کرنے کی خواہش پیدا ہو اور لذت اور محبت بھی محسوس ہو۔[1]

یہ دونوں وسوسہ کی اقسام امت محمدیہ میں معاف کی گئی ہیں۔ اور ان پر اس امت سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ مگر تب تک جب تک کہ اس کو عملاً نہ کیا جائے۔

کچھ علمائے کرام نے وسوسہ کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا ہے:

1۔ خواطر نفسانی

2۔ خواطر شیطانی

3۔ خواطر ملکی

4۔ خواطر ربانی[2]

## 1۔ خواطر نفسانی

خواطر نفسانی ایک ایسا خیال ہے جو دل پر وارد ہوتا ہے جس میں نفس کے لیے کوئی لذت ہوتی ہے۔ اس کو تصوف کی اصطلاح میں ہاجز بھی کہتے ہیں۔[3]

یعنی اگر انسان یہ محسوس کرے کہ اس کا دل اس خیال کی طرف راغب ہو رہا ہے جو اسے آیا ہے تو سمجھ لے کہ یہ خواطر نفسانی ہے۔ یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ اسے اپنے ذہن میں رہنے دے یا اسے جھٹک دے اور

1 تبريزي، محمد بن عبدالله، مشكوٰة المصابيح (اردو، مترجم: صادق خليل)، ص: 64
Tabrizi, Muhammad ibn Abdullah, Mishkat al-Masabih, (Urdu translation: Sadiq Khalil), P: 64.

2 نازیہ عبدالستار، خواطر کی اقسام اور مضمرات، دختران اسلام، (لاہور: منہاج القرآن پرنٹرز)، 6:29، (جولائی 2022)، ص: 5
Nazia Abdul Sattar, "Khawater ki Aqsam aur Mazameerat" in "Dukhtaran-e-Islam" (Lahore: Manhaj al-Quran Printers),6: 29, (July 2022), P: 5.

3 أيضاً، ص: 6
Ibid: 6

بھول جائے۔

## 2۔ خواطر شیطانی

اگر ایسے خیالات آئیں جس میں احکام شریعت سے بیزاری، کراہت نماز نہ پڑھنے کو دل چاہے، غفلت آجائے۔ روزے سے اکتاہٹ ہو۔ تلاوت قرآن کی طرف رغبت نہ رہے اور نیک کاموں سے دور بھاگے۔[1]

یعنی اگر احکام شریعت سے بیزاری و غفلت پیدا ہونے لگ جائے۔ اللہ رب العزت کے احکام سے دوری بڑھنے لگ جائے۔ پہلے اطاعت و نیکی کی طرف میلان ورغبت تھی۔ دل نماز اور قرآن کی طرف مائل تھا اور احکام شریعت کی طرف یکسو تھا مگر پھر میلان دنیاوی اشیاء کی طرف ہونے لگ گیا۔ احکام شریعت سے بے رغبتی پیدا ہونے لگ گئی تو یہ شیطانی خواطر ہیں۔

## 3۔ خواطر ملکی

وہ ذرائع جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خیر کی طرف لے کر جانے کے لیے بنائے ہیں اس کا نام داخلی ہے۔ داخلی کو خواطر ملکی کہتے ہیں۔ یہ فرشتوں کا الہام ہے۔[2]

جیسے گناہ کے متعلق وسوسے آتے ہیں ویسے ہی مثبت خواطر بھی ہیں۔ جیسے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے ویسے ہی اللہ رب العزت نے ہر انسان کے ساتھ فرشتہ بھی مقرر فرمایا ہے جو اسے نیکی کی دعوت دیتا ہے اور نیکی سے متعلق خیالات اس کے دل میں ڈالتا ہے۔

## 4۔ خواطر ربانی

دل نیکی پر جم جائے جب اللہ کی اطاعت میں پختگی آجائے، نماز، روزہ، خیر اور اطاعت میں پختگی آجائے اور شر سے نفرت ہونے لگے۔ گناہ اور جھوٹ سے نفرت ہو جائے۔ سچ بولنے میں پختگی آجائے۔ انسان کسی صورت و

---

1 نازیہ عبدالستار، خواطر کی اقسام اور مضمرات، دختران اسلام، ج29، شمارہ6، (جولائی 2022)، ص:76
Nazia Abdul Sattar, "Khawater ki Aqsam aur Mazameerat" in "Dukhtaran-e-Islam" (Lahore: Manhaj al-Quran Printers), Vol. 29, Issue 6, (July 2022), P: 76.

2 أيضاً
Ibid

ضرورت کے وقت بھی جھوٹ نہ بولے، دل تقویٰ، طہارت، عبادت اور نیکی پر جم جائے تو اس کو خواطر ربانی کہتے ہیں۔[1]

یعنی اس قسم میں انسان کو نیک خیالات آتے ہیں اور اس کا دل نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کے ساتھ ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے اور اسے اپنے بندے کی مدد کا حکم دیا ہے یعنی وہ اسے نیکی کی طرف راغب کرتا ہے۔ پھر یہ انسان پر چھوڑ دیا جاتا ہے کہ یا تو وہ برے خیالات کی طرف جائے یا اپنے آپ کو نیکی کی راہ پر گامزن کرلے۔

## وسوسے کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں

شیطان کی عداوت ودشمنی کے بڑے بڑے مظاہر میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شیطان انسان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اس کے دل میں شکوک وشبہات پیدا کرتا ہے حتیٰ کہ انسان ان شکوک وشبہات میں آکر گمراہی کی طرف گامزن ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جابجا شیطانی وسوسوں سے متعلق بتایا گیا کہ وہ تمھیں اس کے سبب گمراہ کرے گا اور ساتھ ساتھ مسلمانوں کو اس بات کی باربار تلقین کی گئی کہ اس کے بہکاوے میں نہ آنا کیونکہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس کا مقصد یہی ہے کہ وہ انسان کو غفلت وگمراہی کے گڑھے میں دھکیل دے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ﴾[2]

”اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو ان میں ایک دوسرے کو دھوکہ دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو۔“

یعنی ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان مقرر کر دیا گیا ہے جو اسے برائی کی طرف راغب کرنے کے لیے جھوٹ

---

1 أيضاً
Ibid

2 سورة الأنعام، 6: 112
Sorah Al Inam, 6:112

اور دھوکے کے سہارے لیتا ہے۔اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص کسی کو شریعت کے خلاف عمل کرنے کی دعوت دے تو وہ شیطانی انسان ہے کیونکہ وہ وہی کام سر انجام دے رہا ہے جو شیطان کا ہے یعنی انسانوں کو برائی کی طرف راغب کر رہا ہے۔اس لیے مخلوق خدا پر لازم ہے کہ وہ ایسے لوگوں سے خود بھی دور رہے اور دوسروں کو بھی دور رکھنے کی مکمل کوشش کرے۔

امام خازن رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"جنوں اور انسانوں کے شیطان سے مراد ابلیس کی اولاد ہے۔ابلیس نے اپنی اولاد کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک گروہ انسانوں کو وسوسہ ڈالتا ہے اور ایک گروہ جنوں کو وسوسہ ڈالتا ہے۔"[1]

یعنی شیطانی انسان ابلیس کی اولاد میں سے ہی ہے یعنی کہ وہ بھی شیطان ہی ہے مگر وہ انسانوں کو گمراہ کرتا ہے اور جنوں کا شیطان بھی ابلیس کی اولاد سے ہے جو جنوں میں وسوسہ ڈال کر انہیں گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىِٕلِهِمْ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾[2]

"پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔"

اس آیت مبارکہ میں بیان کیا جا رہا ہے کہ شیطان نے اپنے عزم کا اظہار کرتے ہوئے اللہ رب العزت سے کہا کہ میں تیری مخلوق کے آگے پیچھے اور ان کے دائیں بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور انہیں صراط مستقیم سے روکوں گا تاکہ وہ تیرے راستے پر نہ چل سکیں۔اسی طرح شیطان وسوسوں کی صورت میں انسان کو نیکی سے روکتا ہے اور گمراہی کی طرف گامزن کرتا ہے۔

---

1 خازن، علاءالدين علي بن محمد، لباب التاويل في معاني التنزيل(تفسير خازن) (بيروت: دارلكتب العلمية، 1994ء)، 2: 148

Khaazin, Alaa al-Din Ali bin Muhammad, "Labaab al-Ta'weel fi Ma'ani al-Tanzeel" (Tafsir Khaazin), (Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, 1994), 2:148.

2 سورة الأعراف، 7: 17

Sorah Al Aaraf, 7:17

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"من بين أيديهم من قبل دنياهم يعني أزينها في قلوبهم، ومن خلفهم من قبل الآخرة، فأقول لا بعث ولا نشور ولا جنة ولا نار، وعن أيمانهم من قبل حسناتهم، وعن شمائلهم من قبل سيئاتهم وإنما جعل الدنيا من بين أيديهم"[1]

"سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔"

یعنی شیطان نے کہا کہ میں ابن آدم کو دین و دنیا اور آخرت کے بارے میں وسوسوں کے ذریعے ان کے دل و دماغ میں شبہات ڈالوں گا اور اسے گمراہی میں مبتلا کروں گا۔ اسی سے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"شیطان ابن آدم کو بہکانے کے لیے اس کے راستوں میں بیٹھا۔ کبھی وہ اسلام کے راستہ سے سامنے آیا۔ کہا: تم اسلام لاتے ہو؟ اپنے دین کو، اپنے باپ کے دین کو اور اپنے دادا کے دین کو چھوڑ رہا ہے؟ (یہ اچھی بات نہیں) لیکن انسان نے اس کی بات نہیں مانی اور اسلام لے آیا۔ پھر وہ ہجرت کے راستے سے اسے بہکانے کے لیے بیٹھا۔ کہا: تم ہجرت کر رہے ہو؟ تم اپنی زمین اور اپنا آسمان چھوڑ کر جا رہے ہو، مہاجر کی مثال لمبی رسی میں بندھے گھوڑے کی مثال ہے (جو رسی کے دائرے سے باہر کہیں آ جا نہیں سکتا)، لیکن اس نے اس کی بات نہیں مانی (اس کے بہکانے میں نہیں آیا) اور ہجرت کی۔ پھر وہ انسان کو جہاد کے راستے سے بہکانے کے لیے بیٹھا۔ کہا: تم جہاد کرتے ہو؟ یہ تو جان و مال کو کھپا دینا اور ضائع کر دینا ہے۔ تم جہاد کرو گے تو قتل کر دیئے جاؤ گے۔ تمہاری بیوی کی شادی کر دی جائے گی، اور تمہارا مال بانٹ دیا جائے گا۔ لیکن اس نے اس کی بات نہیں مانی اور جہاد کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ایسا کیا اس کا اللہ تعالیٰ پر یہ حق بنتا ہے کہ وہ اسے (اپنی رحمت سے) جنت میں داخل فرمائے، اور جو شخص (اس راہ میں) شہید ہو گیا اللہ تعالیٰ پر ایک طرح سے واجب ہو گیا کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے، اگر وہ (اس راہ میں)

1 خازن، تفسیر خازن، 2: 186

Khaazin, Tafsir Khaazin, 2:186.

ڈوب گیا تو اسے بھی جنت میں داخل کرنا اللہ پر اس کا حق بنتا ہے، اگر اسے اس کی سواری گرا کر ہلاک کر دے تو بھی اللہ تعالیٰ پر اس کا حق بنتا ہے کہ اسے بھی (اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل فرمائے۔"[1]

اللہ رب العزت نے بھی شیطانی وسوسے سے بچنے کے لیے حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرو۔ اس سلسلے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُلْ رَّبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۙ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ﴾[2]

"اور تم عرض کرو: اے میرے رب! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور اے میرے رب! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئے۔"

بے شک نبی کریم ﷺ شیطان کے وسوسوں اور شر سے محفوظ تھے مگر پھر بھی نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے حکم کے مطابق شیطان کے وسوسوں سے بچنے کی دعا مانگا کرتے تھے۔ اس سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے شیطان سے بچنے کی دعا مانگی تو بڑا سے بڑا اور نیک سے نیک آدمی بھی یہ نہ سمجھے کہ وہ شیطان سے محفوظ ہے بلکہ ہر وقت شیطان کے شر سے بچنے کا سامان کرے۔

اسی طرح اللہ رب العزت نے امت مسلمہ کو شیطانی وسوسوں سے بچنے کی دعا بھی سکھائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَا سِ الْخَنَّاسِ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ﴾[3]

"تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں۔ تمام لوگوں کا بادشاہ۔ تمام لوگوں کا معبود۔ بار بار

---

1 النسائي، عبدالرحمٰن أحمد، سنن النسائي، كتاب الجهاد، باب لمن أسلم وهاجر وجاهد، رقم الحديث:3136
Sunan Nasa'i, Kitab al-Jihad, Bab Laman Aslama wa Hajar wa Jahada, Hadith number 3136.

2 سورة المومنون، 23: 97، 98
Sorah Al Mominon, 23:97,98

3 سورة الناس، 114: 1-6
Sorah Al Naas, 114:1,6

وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں)۔ وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ جنوں اور انسانوں میں سے۔"

جہاں شیطان کے ہتھکنڈوں سے اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کو آگاہ کیا کہ وہ وسوسوں کے ذریعے انسان کے دل میں شکوک و شبہات پیدا کر کے انسان کو گمراہ کرتا ہے وہیں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو ان وسوسوں سے بچنے کے لیے دعا بھی سکھادی جس سے انسان شیطانی وسوسوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"إِنَّ الْوَسْوَاسَ الْخَنَّاسَ ابْنٌ لِإِبْلِيسَ، جَاءَ بِهِ إِلَى حَوَّاءَ وَقَالَ: اكْفُلِيهِ. فَنَظَرَ، إِلَيْهِ آدَمُ، فَذَبَحَهُ وَشَوَاهُ، وَأَكَلَاهُ جَمِيعًا. فَجَاءَ إِبْلِيسُ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْه فَقَالَ: يَا خَنَّاسُ، فَحَيِيَ فَأَجَابَهُ فَجَاءَ بِهِ مِنْ جَوْفِ آدَمَ وَحَوَّاءَ. فَقَالَ إِبْلِيسُ: هَذَا الَّذِي أَرَدْتُ، وَهَذَا مَسْكَنُكَ فِي صَدْرِ وَلَدِ آدَمَ، فَهُوَ ملتقم قلب ابن آدَمَ مَا دَامَ غَافِلًا يُوَسْوِسُ، فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهَ لَفَظَ قَلْبَهُ وَانْخَنَسَ"[1]

"وسواس خناس ابلیس کے بیٹے کو کہتے ہیں وہ اسے لے کر حضرت حواء کے پاس آیا اور کہا کہ اس کی کفالت کرنا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے اسے دیکھ لیا اسے بھونا اور دونوں نے اسے کھا لیا ابلیس آیا اور اس نے حضرت حواءؑ سے پوچھا تو حضرت حواء نے اسے بتا دیا۔ ابلیس نے کہا: اے خناس! وہ زندہ ہو گیا اور اس کی آواز پر لبیک کہا اور ابلیس اسے حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواؑ کے پیٹ سے لے آیا ابلیس نے کہا اس چیز کا میں نے ارادہ کیا تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کے سینہ میں ہی تیرا مسکن ہے وہ انسان کے دل کو لقمہ بنائے رکھتا ہے جب تک انسان غافل رہتا ہے جب انسان اللہ رب العزت کا ذکر کرتا ہے تو وہ اس کے دل کو چھینک دیتا ہے اور ابلیس پیچھے ہٹ جاتا ہے۔"

امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جو وسواس الخناس ہے وہ شیطان کا فرزند ہے جسے حضرت حواءؑ اور حضرت آدم علیہ السلام نے کھا لیا تو ابلیس نے اسے آپ سلام اللہ علیہا کے پیٹ سے نکال لیا اور پھر اس کو حکم دیا کہ تم اب ابن آدم کے سینے میں ہی رہنا یہی تمھارا مسکن ہو گا اور تمھارا کام یہ ہو گا کہ تم لوگوں کو گمراہ کرتے

1 القرطبي، محمد بن أحمد، الجامع الأحكام القرآن ( قاهرة: دار الكتب مصرية، 1964ء)، 20: 261
Qurtubi, Muhammad ibn Ahmad, Al-Jami' li Ahkam al-Qur'an (Tafsir Qurtubi), (Cairo: Dar al-Kutub Misriyah, 1964), 20:261.

رہنا۔ مزید لکھتے ہیں کہ جب بھی انسان اللہ رب العزت کا ذکر کرتا ہے تو خناس اس کے دل سے دور ہٹ جاتا ہے۔اس سے اللہ رب العزت کے ذکر کی بھی اہمیت خوب واضح ہے۔

## نیکی کا دھوکہ دے کر شیطان کا وار

شیطان کے تمام قسم کے مکر و فریب سے بچنے کے لیے اور اس کی مخالفت کرنے کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ بعض اوقات شیطان نیکی کی صورت میں برائی کو پیش کرتا ہے کیونکہ جب وہ خدا تعالیٰ کے صالح بندوں کو بظاہر گناہ کی طرف بلانے سے قاصر ہوتا ہے تو گناہ کو نیکی کی صورت میں پیش کرتا ہے اور انسان کو گناہ میں مشغول ہونے کا علم تک نہیں ہوتا۔ جیسے ایک عالم کو نصیحت کے پیرائے میں یہ کہتا ہے کہ دیکھو مخلوق خدا کی طرف وہ جہالت کے گڑھے میں گرتی جا رہی ہے اور اپنی غفلت کے باعث ہلاکت کے دہانے پر کھڑی ہے کیا تم انہیں بچانا نہیں چاہو گے۔ حالانکہ اللہ رب العزت نے تمہیں وافر مقدار میں علم سے نوازا ہے۔ تمھیں فصیح اللسان بنایا ہے تمھیں لوگوں کو نصیحت کرنی چاہئے اور انہیں اس گمراہی کے دلدل سے بچانا چاہئے۔ اس طرح شیطان پہلے انسان کو نیکی کی دعوت دینے پر رضامند کرتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کے دل میں خودپسندی، ریاکاری، غرور تکبر جیسی باطنی برائیاں پیدا کر دیتا ہے اور انسان کو اس کا علم ہی نہیں ہو پاتا۔ انسان اپنے گمان میں نیکی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے لیکن در حقیقت وہ گناہوں کی دلدل میں دھنستا جا رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا انسان کے لیے ضروری ہے کہ شیطان کے تمام ہتھکنڈوں اور اس کے مکر و فریب سے آگاہ رہے۔

شیطان کی اسی چال کے متعلق حضرت شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ما من صباح إلا ويأتيني الشيطان من الجهات الأربع من بين يديّ ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي أما بين يدي فيقول: لا تخف إن الله غفور رحيم"[1]

"روزانہ صبح کے وقت شیطان میرے پاس آگے پیچھے، دائیں بائیں سے آتا ہے، میرے سامنے آکر کہتا ہے تم خوف نہ کرو بے شک اللہ عزوجل بڑا غفور و رحیم ہے۔"

یہ سن کر میں یہ آیت پڑھتا ہوں:

---

1 خازن، تفسیر خازن، 2: 188، 187

Khasan, Tafsir Khasan, 2:187, 188.

﴿وَاِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهۡتَدٰی﴾[1]

"اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا۔"

یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ بے شک اللہ بڑا غفور ہے، بخشنے والا ہے لیکن اس آیت کے مطابق ان لوگوں کو بخشنے والا ہے جو توبہ کرنے والے ہیں اور ایمان والے ہیں اور نیک اعمال اختیار کرنے والے ہیں۔ اس بات سے بھی اس امر کی صریح وضاحت ہوتی ہے کہ کس طرح شیطان ایک خوشنما بات کے ذریعے انسان کو بہکانے کی کوشش کرتا ہے کہ وہ بظاہر تو اللہ رب العزت کے رحمٰن و رحیم ہونے کا یقین دلا رہا ہے مگر مخفی طور پر گناہ کی طرف دعوت دے رہا ہے کہ وہ تو رحیم ہے کوئی گناہ سرزد ہو بھی جائے تو کیا ہوا وہ تو رحیم ہے وہ ضرور معاف کردے گا۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے شیطان کی اسی روش سے متعلق مسلمانوں کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

"لَا تغفلوا التَّعَوُّذ من الشَّيْطَان فَإِنَّكُم إِن لم تَرَوْنَهُ فَإِنَّهُ إتروه مِنْكُم بغافل"[2]

"شیطان سے پناہ مانگنے میں غفلت نہ کرو کیونکہ تم اگرچہ اسے دیکھ نہیں رہے لیکن وہ تم سے غافل نہیں۔"

انسان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت شیطان سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگتا رہے۔ کیونکہ شیطان ہر وقت انسان کے ساتھ ساتھ ہے اس کا کوئی بھی وار انسان کو گناہ اور بدی کے راستے پر ڈال سکتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ انسان اس سے بالکل بے خبر ہو اس لیے انسان کو چاہیے اس میں کسی قسم کی سستی اور غفلت کا مظاہرہ ہر گز نہ کرے۔

---

1 سورۃطه: 20: 82
Sorah Ta-ha, 20:82

2 شيروية بن شهردار، الفردوس بمأثور الخطاب(مسند فردوس)، باب لام ألف، رقم الحديث:7417
Shayrawiya bin Shahrdar, Al-Firdaus bima'athur al-Khitab (Musnad Firdaus), Bab Lam alaF, Raqm al-Hadith: 7417.

## شیطانی وسوسے سے بچنے کا اجر

شیطان ہر وقت کوشش کرتا ہے کہ وہ انسان کو اللہ رب العزت کے راستے سے بھٹکا کر گمراہی کے راستے پر گامزن کردے تاکہ اس سے اس کا مقصد پورا ہو جائے۔ شیطان کے وسوسوں سے بچنا ایک مشکل کام ہے۔ شیطان انسان کے دل میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ دل میں مختلف طریقوں سے داخل ہو کر انسان کو بہکاتا ہے۔ اس کے دل میں مال وزر کی محبت پیدا کرتا ہے اس کے دل میں حرص، غرور و تکبر جیسی رذائل کو پروان چڑھاتا ہے۔ مگر جو شخص اپنے آپ کو شیطان کے ان تمام واروں سے بچا کر راہ راست پر گامزن رکھتا ہے اس کے لیے اجر عظیم کی بشارت سنائی گئی ہے۔ حدیث مبارک ہے:

" مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لاَ يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"[1]

”جو شخص میری طرح ایسے وضو کرے، پھر دو رکعت پڑھے، جس میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کرے۔ تو اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنا کوئی آسان کام نہیں کیونکہ شیطان کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ مخلوق خدا کو خالق کی راہ سے پھیر کر اپنی راہ پر چلائے مگر جو اس سے بچے اس کے لیے اجر عظیم کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس حدیث مبارک سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر انسان وضو کرے اور دو رکعت نماز ادا کرے اور اس دوران اپنے آپ کو شیطانی وسوسوں سے دور رکھنے میں کامیاب ہو جائے تو نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اس شخص کے پچھلے گناہ اسی سبب معاف کر دیئے جائیں گے۔

## نماز و وضو میں وسوسہ

شیطان ہر وقت اس کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو بہکا دے۔ اس کو سیدھی راہ سے بھٹکا کر گناہوں کی راہ پر گامزن کر دے اس کے لیے وہ کئی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے اور انہی شیطانی ہتھکنڈوں میں سے ایک

1 البخاري، محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب الوضو ثلاثاثلاثا، رقم الحديث:159
Bukhari, Muhammad ibn Ismail, Al-Jami' al-Sahih al-Mukhtasar min Amoor Rasul Allah (Sahih Bukhari), Kitab al-Wudu, Bab al-Wudu Thalathathalatha, Hadith number 159.

ہتھکنڈا وسوسہ ہے۔ شیطان وسوسہ کے ذریعے انسان کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ ویسے تو تمام کے تمام نیک کاموں میں شیطان یہی کوشش کرتا ہے کہ وہ برے خیالات کے ذریعے انسان کو بہکا دے۔ مگر نماز اور وضو کے دوران خصوصاً شیطان کا یہ شیوہ ہوتا ہے کہ وہ انسان کو اس نیکی سے روک دے اور اگر یہ نہ کر سکے تو کم سے کم اس کی توجہ مبذول کر لے۔ جس کا ذکر حدیث مبارک میں بھی آیا ہے:

" إنّ للوضوءِ شيطانًا يقالُ لهُ ولهانٌ فاتّقُوا وسواسَ الماءِ. "[1]

"وضو میں وسوسہ ڈالنے کے کام کے لیے ایک شیطان ہے جس کو ولہان کہا جاتا ہے، لہٰذا تم پانی کے وسوسوں سے بچو۔"

یعنی شیطان وضو کے دوران بھی انسان کے دل ودماغ میں وسوسے پیدا کرتا ہے اور اس کے ذریعے انسان سے پانی کا ضیاع کرواتا ہے کہ کہیں تمہارا یہ حصہ خشک نہ رہ گیا ہو کہیں تمہارا وہ حصہ خشک نہ رہ گیا ہو اور انسان ان کے بہکاوے میں آکر اللہ کی نعمت کو ضائع کرنے کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ اس حدیث مبارک سے اس شیطان کا نام بھی معلوم ہوتا ہے جو وضو کے دوران وسوسہ ڈالتا ہے۔

اسی طرح ایک شیطان نماز میں بھی وسوسہ ڈالتا ہے جس کا نام خنزب ہے اس کے متعلق حدیث مبارک ہے کہ حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کرنے لگے کہ میرے اور میری نماز کے درمیان شیطان حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"ذاكَ شيطانٌ يُقالُ له خَنْزَبٌ، فَإذا أحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ باللَّهِ منه، واتْفِلْ على يَسارِكَ ثَلاثًا "[2]

---

1 ابن ماجة، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه، رقم الحديث:421

Ibn Majah, Muhammad ibn Yazid, Sunan Ibn Majah, Kitab al-Taharah wa Sunanaha, Bab Ma Ja'a Fi al-Qasd Fi al-Wudu'i wa Karahiyyat al-Ta'di Fihi, Hadith number 421.

2 مسلم، مسلم بن الحجاج، المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله ﷺ(صحيح مسلم )، كتاب السلام، باب التعوذ من الشيطان الوسوسه في الشيطان، رقم الحديث:5738

Muslim, Muslim ibn al-Hajjaj, Al-Musnad Al-Sahih Al-Mukhtasar bin Qawl al-Adl 'an al-Adl ila Rasul Allah ﷺ (Sahih Muslim), Kitab al-Salam, Bab al-Ta'awudh min al-Shaytan al-Waswasa

"اس شیطان کا نام خنزب ہے جب اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔"

اس حدیث مبارک میں شیطان کے وسوسے کو دفع کرنے کا حل بھی بیان فرمایا گیا ہے۔ شیطان انسان کو نماز کے دوران مختلف قسم کے خیالات میں الجھاتا ہے جن سے انسان ان تمام خیالات میں کھو کر اپنی نماز سے توجہ اپنے خیالوں کی طرف مبذول کر بیٹھتا ہے اور شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

## امت محمدیہ کے لیے وسوسوں کی معافی

مختلف قسم کے وسوسے لوگوں کے لیے بیماری کا سبب بنتے ہیں۔ ان کے دلوں میں وہم، سینوں میں خوف و رعب، تنگی، عصر حاضر کی پریشانیاں اور مستقبل کے بارے میں خدشات کا باعث یہی شیطانی وسوسے ہیں جس کے سبب لوگوں پر دنیا اپنی کشادگی کے باعث تنگ ہو چکی ہے اور انہی وسوسوں کے سبب بعض حضرات اپنے دینی فرائض ترک کرنے کے بارے میں غور و فکر کرنے لگتے ہیں اور بعض انہی وسوسوں کی وجہ سے اپنی زندگی کو ختم کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ مگر جب ہم نبی کریم ﷺ کا اس قسم کے وسوسوں کے بارے میں فرمان ذیشان کا مطالعہ کرتے ہیں تو دلوں کو اطمینان اور راحت نصیب ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" إنّ اللهَ تَجاوَزَ لِأُمَّتِي ما حَدَّثَتْ به أنْفُسَها، ما لَمْ يَتَكَلَّمُوا، أوْ يَعْمَلُوا بهِ"[1]

"بے شک اللہ تعالیٰ میری امت کے لوگوں میں پیدا ہونے والے برے خیالات سے در گزر فرماتا ہے جب تک کہ وہ ان خیالات کے مطابق عمل نہ کر لیں۔"

یہ حقیقت ہے کہ تمام برے خیالات جو انسان کے دل و دماغ میں پیدا ہوتے ہیں وہ شیطان کی طرف سے ہی ہوتے ہیں اور دین اسلام میں ان وسوسوں کے بارے میں کوئی پکڑ نہ ہو گی جب تک کہ ان کے مطابق عمل نہ کر لیں۔

" جَاءَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا الشَّيْءَ نُعْظِمُ أَنْ

---

fi al-Shaytan, Hadith number 5738.

1 أيضاً، كتاب الإيمان، باب تجاوز الله عن حديث النفس والخواطر بالقلب إذا لم تستقر، رقم الحديث:331

Ibid, Kitab al-Iman, Bab Tajawuz Allah 'an Hadith al-Nafs wal-Khawatir bil-Qalb idha lam tastaqir, Raqm al-Hadith: 331.

نَتَكَلَّمَ بِهِ، أَوِ الْكَلَامَ بِهِ، مَا نُحِبُّ أَنَّ لَنَا وَأَنَّا تَكَلَّمْنَا بِهِ، قَالَ: «أَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ»"[1]

"رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ آئے، اور انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم اپنے دلوں میں ایسے وسوسے پاتے ہیں، جن کو بیان کرنا ہم پر بہت گراں ہے، ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے اندر ایسے وسوسے پیدا ہوں اور ہم ان کو بیان کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں ایسے وسوسے ہوتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو عین ایمان ہے۔"

اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس امت سے وسوسوں سے متعلق پوچھ گچھ نہ ہو گی اور نہ ہی کوئی مواخذہ ہو گا کیونکہ جب صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ انہیں وسوسے آتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق کوئی وعید یا اس کی کوئی مذمت بیان نہ فرمائی بلکہ اسے ایمان کی علامت قرار دیا گیا۔ جیسے چور اس گھر میں چوری کرتا ہے جہاں اس کو علم ہوتا ہے کہ یقیناً مال ہو گا ویسے ہی شیطان مومن اور اہل ایمان کے دل میں وسوسہ ڈال کر اسے برائی کی طرف راغب کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ یہ بندہ ایمان کی دولت سے مالا مال ہے۔

## وسوسوں سے بچنے کا طریقہ کار

امت محمدیہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ اللہ رب العزت نے غیر ارادی خیالات کو معاف فرما دیا ہے۔ برے خیالات اور وسوسوں کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی امت سے کوئی مواخذہ نہ ہو گا۔ مگر آج معاشرہ انہی وسوسوں کے باعث بے سکونی کا شکار ہے۔ ہر طرف لڑائی جھگڑے جیسے قبیح فعل سرزد ہو رہے ہیں ان کا واحد سبب دین اسلام سے دوری اور مخلوق کا خالق سے رشتہ کمزور ہو جانا ہے جس کی وجہ سے شیطان کو انسان پر سوار ہونے کا موقع ملتا ہے اور وہ جس طرح چاہتا ہے انسان کو گمراہ کرتا ہے۔ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اس بارے میں اللہ خالق کائنات کا بھی ارشاد مبارک ہے:

---

1 ابو داود، سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب في رد الوسوسة، رقم الحديث:5111
Abi Dawud, Sulaiman bin al-Ash'ath, Sunan Abi Dawud, Kitab al-Adab, Bab fi Rad al-Waswasah, Raqm al-Hadith: 5111.

﴿وَّ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّه لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾[1]

"شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔"

اس آیت مبارک میں اللہ رب العزت نے واضح طور پر فرمادیا کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے اور اس واضح اور صریح فرمان کے باوجود انسان اپنی کم علمی و غفلت کے باعث شیطان کے بہکاوے میں آجاتا ہے۔ شیطان کے ہتھکنڈوں میں سے ایک ہتھکنڈا وسوسہ ہے۔ شیطان انسان کے دل میں طرح طرح کے وسوسے اور خیالات ڈال کر اسے گمراہ کرتا ہے اور انسان کی زندگی کو مشکل بنا دیتا ہے۔ حالانکہ رب تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ان طریقوں کے بارے میں علم حاصل کیا جائے جن سے انسان حتی الامکان شیطانی وسوسوں سے اپنا دامن بچا سکے اور اپنے آپ کو ان وسوسوں سے بچاتے ہوئے سیدھی راہ پر گامزن ہو سکے اور دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار ہو سکے۔ کچھ ایسے طریقے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق انسان کو وسوسوں سے بچنے میں مدد دیتے ہیں۔ وہ طریقے درج ذیل ہیں:

1۔ دوران نماز جب وسوسہ آئے تو اللہ رب العزت کی پناہ طلب کی جائے اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوکا جائے۔ یہ طریقہ حدیث مبارک سے اخذ کردہ ہے۔

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کرنے لگے کہ میرے اور میری نماز کے درمیان شیطان حائل ہو جاتا ہے اور میری قراءت کو مجھ پر خلط ملط کر دیتا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

" فَإذا أحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ باللهِ منه، واتْفِلْ على يَسارِكَ ثَلاثًا"[2]

"جب اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دو۔"

اس حدیث مبارک سے ثابت ہوتا ہے کہ وسوسے آنا فطری ہے مگر ان سے بچنے کا طریقہ بھی اسلام میں

1 سورة البقرة: 2: 168
Sorah Al Baqarah, 2:168

2 مسلم، صحيح مسلم، كتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة، رقم الحديث:5738
Muslim, Sahih Muslim, Kitab al-Salam, Bab al-Ta'awwudh min al-Shaytan al-Waswasah fi al-Shaytan, Raqm al-Hadith: 5738.

موجود ہے۔

2۔وسوسے سے نجات کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی وسوسہ دل میں آئے تو آمنت باللہ کہا جائے جس کی دلیل حدیث مبارک سے بھی ملتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ، حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟! فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا, فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ"[1]

"ہمیشہ لوگ پوچھتے رہیں گے، یہاں تک کہ کوئی کہے کہ اللہ نے تو سب کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا پھر جو کوئی اس قسم کا شبہ اپنے دل میں پائے تو کہے (آمنت باللہ) میں اللہ پر ایمان لایا۔"

3۔وسوسے سے نجات کا ایک طریقہ یہ ہے کہ سورۃ البقرۃ کی تلاوت کی جائے۔ اللہ رب العزت کے ذکر سے شیطان کے وسوسوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے:

" لا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقابِرَ، إنّ الشَّيْطانَ يَنْفِرُ مِنَ البَيْتِ الذي تُقْرَأُ فيه سُورَةُ البَقَرَةِ"[2]

"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورۂ بقرۃ پڑھی جاتی ہے۔"

شیطان ہی انسان کے دل میں وسوسے اور برے خیالات پیدا کرتا ہے مگر جہاں سے شیطان بھاگ جائے گا وہاں پھر وسوسے بھی پیدا نہ ہوں گے۔

5۔وسوسے سے بچنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اللہ اب العزت کی شیطان مردود کے شر سے پناہ مانگی جائے۔ نبی کریم ﷺ بھی اس سے متعلق دعا فرمایا کرتے تھے کہ:

"أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ العَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ "[3]

---

1 أيضاً، كتاب الإيمان، باب بيان الوسوة في الإيمان وما يقوله من وجدها، رقم الحديث:343
Ibid, Kitab al-Iman, Bab Bayan al-Waswah fi al-Iman wa Ma Yaquluhu Min Wujdaha, Raqm al-Hadith: 343.

2 أيضاً، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استجاب صلاة النافلة في بيته و جوازها في المسجد، رقم الحديث:1824
Ibid, Kitab Salat al-Musafireen wa Qasriha, Bab Istijabah Salat al-Nafilah fi Baytihi wa Jawaziha fi al-Masjid, Raqm al-Hadith: 1824.

3 ترمذي، محمد بن عيسىٰ، سنن الترمذي، كتاب الصلوٰة، باب ما يقول عند افتتاح الصلوٰة، رقم الحديث:242

"میں اللہ سمیع و علیم کی شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، اس کے وسوسوں سے، اس کے کبر و نخوت سے اور اس کے اشعار اور جادو سے۔"

یہ وہ تمام اذکار ہیں جو احادیث مبارکہ سے ثابت شدہ ہیں۔ تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہر وقت ان تمام اذکار کو پڑھنے کا معمول بنائیں تاکہ شیطان کے تمام قسم کے وسوسوں سے محفوظ رہ سکیں اور شیطان انسانوں کو بہکا کر گمراہی کی طرف مائل نہ کر سکے۔

## نتائج بحث

وسوسہ ایک فطری عمل ہے ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہے جو اس کے دل و دماغ میں وسوسہ ڈال کر اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ اللہ رب العزت نے تمام انسانوں کے ساتھ ایک فرشتے کو بھی متعین فرما دیا ہے جو اسے ان تمام وسوسوں سے بچاتا ہے اسے نیکی کی طرف رغبت دلاتا ہے تاکہ انسان شیطانی وسوسوں کی آڑ میں آکر کوئی گناہ نہ کر بیٹھے اور کہیں گمراہی و غفلت کا شکار ہوتے ہوتے تباہی کے کنارے تک نہ پہنچ جائے۔ اللہ رب العزت کا امت مسلمہ پر ایک اور بڑا احسان یہ ہے کہ ان تمام وسوسوں اور خیالات کو اللہ رب العزت نے اس امت سے معاف فرمادیا ہے جو غیر ارادی طور پر انسان کے دل و دماغ میں آئیں۔ شیطان کے ہتھکنڈوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ان اذکار کو اپنی زندگی کا معمول بنایا جائے جن سے شیطان دور بھاگتا ہے اور انسان ایسے وسوسوں سے بچا رہتا ہے جو شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔

---

Tirmidhi, Muhammad bin 'Isa, Sunan Tirmidhi, Kitab al-Salah, Bab Ma Yaqool 'Inda Iftitah al-Salah, Raqm al-Hadith: 242.